جمعہ کے خطبہ کے دوران خطیب کی طرف دیکھنے کا حکم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2869

تاریخ اجراء: 05 محرم الحرام 1446ھ / 12 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جمعہ کی دوپہر میں جب امام خطبہ دے رہا ہو تو کیا امام کی طرف دیکھنا چاہیے ؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شرعی طور پر خطبہ جمعہ کے دوران خاموش رہنا اور اسے غور سے سننا واجب ہے اور اس دوران، کھانا، پینا، بات چیت کرنا وغیرہ ہر وہ کام جو خطبہ سننے میں مُخِل (خلل ڈالنے والا) ہو، وہ حرام ہے اگرچہ فی نفسہ وہ نیکی کا کام ہو، یہاں تک کہ گردن پھیر کر اِدھر اُدھر دیکھنے کو بھی فقہائے کرام نے سننے میں مخل (خلل ڈالنے والا) شمار کیا اور ناجائز بتایا ہے۔

خطبہ جمعہ کے دوران خطیب کی طرف دیکھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کی طرف رخ کرکے بیٹھنا سنت ہے کہ اس کی طرف رخ کرکے بیٹھنے میں وعظ و نصیحت کا فائدہ حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے، لہٰذا خطبہ جمعہ کے دوران خطیب کی طرف رخ کرکے، بالکل خاموشی کے ساتھ ادھر ادھر دیکھے بغیر خطیب کی طرف متوجہ رہیں اور کوشش کریں کہ نگاہیں نیچی کیے خطبہ سنیں، البتہ اگر اس دوران چہرہ پھیرے بغیر خطیب کی طرف دیکھ لیا تو کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ اس کی وجہ سے توجہ میں خلل نہ آئے۔

درمختار میں ہے"فيحرم أكل وشرب وكلام ولو تسبيحا أو رد سلام أو أمرا بمعروف بل يجب عليه أن يستمع ويسكت"ترجمہ: پس خطبہ کے دوران کھانا پینا اور کلام کرنا اگرچہ تسبیح ہو اور سلام کا جواب دینا اور نیکی کی دعوت دینا حرام ہے، خطبہ سننے والے پر واجب ہے کہ وہ غور سے سنے اور خاموش رہے۔(درمختار مع ردالمحتار، ج2، ص159، دارالفکر، بیروت)

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی میں ہے ”یکرہ لمستمع الخطبۃ مایکرہ فی الصلاۃ من أکل وشرب وعبث والتفات ونحو ذلک“خطبہ سننے والے کے لیے ہر وہ بات مکروہ ہے جو نماز میں مکروہ ہے مثلاً کھانا پینا، عبث فعل اور کسی طرف متوجہ ہونا وغیرہ۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، باب الجمعۃ، ص 519، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”چلنا تو بڑی چیز ہے انھیں عبارات علماء میں تصریح گزری کہ خطبہ ہوتے میں ایک گھونٹ پانی پینا حرام، کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا حرام، تو وہ حرکت مذکورہ کس درجہ سخت حرام ہو گی۔“ (فتاوی رضویہ، ج 8، ص 334، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مبسوط سرخسی میں ہے "وينبغي للرجل أن يستقبل الخطيب بوجهه إذا أخذ في الخطبة وهكذا نقل عن أبي حنيفة - رضي الله عنه - أنه كان يفعله لأن الخطيب يعظهم ولهذا استقبلهم بوجهه وترك استقبال القبلة فينبغي لهم أن يستقبلوه بوجوههم ليظهر فائدة الوعظ وتعظيم الذكر" ترجمہ: مرد کے لئے مستحب ہے کہ جب خطیب خطبہ دینے لگے تو اس کی طرف چہرہ کرے، اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے بھی ایسے ہی کرنا نقل کیا گیا ہے، اس لئے کہ خطیب لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا ہے اسی وجہ سے وہ لوگوں کی طرف چہرہ کرتا ہے اور قبلہ کی طرف رخ کرنا چھوڑ دیتا ہے لہذا لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ اس کی طرف رخ کر کے بیٹھیں تاکہ وعظ و نصیحت کا فائدہ اور ذکر کی تعظیم ظاہر ہو۔ (مبسوط سرخسی، ج 2، ص 30، دار المعرفۃ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے: "ويستحب للرجل أن يستقبل الخطيب بوجهه، هذا إذا كان أمام الإمام، فإن كان عن يمين الإمام أو عن يساره قريبًا من الإمام ينحرف إلى الإمام مستعدًا للسماع، كذا في الخلاصة" ترجمہ: مرد کے لئے خطیب کی طرف رخ کرنا مستحب ہوتا ہے جب وہ امام کے سامنے ہو اور اگر وہ امام کی دائیں جانب یا بائیں جانب اس کے قریب بیٹھا ہو تو پھر امام کی طرف مڑ جائے توجہ سے خطبہ سننے کے لئے ایسے ہی خلاصہ میں ہے۔ (فتاوی ھندیۃ، ج 1، ص 147، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم